# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۴۴

## یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں +

### تواریخ

- تواریخ کلیسیا — ۸عہ
- تواریخ مذہب — ۸ر
- تواریخ روم — ۸ر
- تواریخ مصر — ۸ر
- تواریخ یونان — ۸ر
- مرقع روس — ۸ر
- قدیم مسیحیوں کے حالات — ۲ر
- حیاتِ پولوس — ۴ر
- حیات داؤد — ۸ر
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو — ۳ر

### مفید حکائتیں

- رامپال سنگھ رومن اردو — ۸ر

- تلاشِ حق اردو و رومن اردو — ۳ر و ۶ر
- دولت لازوال اردو — ۳ر ۵ر ۸ر
- دولت لازوال رومن اردو — ۸ر
- عزت بیمثال اردو — ۳ر ۵ر ۸ر
- ” رومن اردو — ۸ر
- حالات جاپان — ۲ر و ۶ر
- شریف بیبیاں — ۳ر و ۶ر
- چندر لیلا ساد ھنی اردو ۲ر و ۶ر گورمکھی — ار
- سیر ہند — عہ
- وکیل کی سرگذشت — ۶ر
- سلور چیر کاش — ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

### ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھ پرکاش درپن اردو — ۸ر
- سمپردائے — ۳ر و ۵ر

- ویدونکی تعلیم — ۱۰ر
- وشنو کے دس اوتار — ۲ر
- ویدک تصنیفات — ار
- ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے — ۳ پائی
- ویدونکی دیوتا پرستی — ”
- ویدونکی ازلیت — ۶ پائی
- پرستش حیوانات — ۱ پائی
- تیرتھ — ۶ پائی
- اہلِ ہنود کے تیوہار — ”

### دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح — ۱۰ر
- خدائے اسلام — ۲ر
- ینابیع القرآن — ۳ر
- الکفارہ — ار

| | |
|---|---|
| بائبل یا قرآن | ۱۰/ |
| مسیح ابن اللہ | ۲/ |
| میزان الحق | ۴/ |
| طریق الحیات | ۲/ |
| کشف القرآن | ۶/ |
| عقاید اسلامیہ | ۱۰/ |
| ینابیع الاسلام | ۸/ |
| ہدایت المسلمین | ۸/ |
| تحقیق الایمان | ۴/ |
| تواریخ محمدی | ۴/ |
| تعلیم محمدی | ۴/ |
| دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام | ۲/ |
| دعوت اسلام | ۶ پائی |
| گنجینہ اسلام رومن | ۸/ |
| بیگناہ نبی | ۳ پائی |
| حضرت اسحق و اسمعیل | ″ |
| فارقلیط | ″ |
| حضرت محمد | ″ |
| انجیل شریف کی صحت و درستی | ″ |
| اسماء الہی | ″ |
| خدا کے دس حکم | ″ |
| مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں | ″ |
| مسیح یا محمد | ″ |
| نماز | ″ |
| سچا اسلام | ″ |
| قرآن | ″ |
| یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا | ″ |
| یسوع مسیح | ″ |
| سورۂ فاتحہ | ″ |
| ہمارا شافع کون ہے | ″ |

| | |
|---|---|
| اثمار شیریں | ۵/ و ۱۲/ |
| خدا ہمارا باپ | ۳ پائی |
| کیا انجیل منسوخ ہوگئی؟ | ″ |
| انصاف کا دن | ″ |
| فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد | ۶/ |
| تحقیق الاسلام حصہ اوّل | ۲/ |

## سلسلہ اصلاح

| | |
|---|---|
| اصلاح تمدن | ۳/ |
| اصلاح زراعت | ۶ پائی |
| اصلاح اخلاق | ۲/ |
| ہند کی افلاس کا انسداد | ۶ پائی |
| شادی کی بابت خیالات | ″ |
| صنعت و دستکاری | ۲/ |

## اسکول کی کتابیں

| | |
|---|---|
| اُردو کا قاعدہ | ۶ پائی ۱/ |
| اُردو کی پہلی کتاب | ۱/ |
| اُردو کی دوسری کتاب | ۲/ و ۳/ |
| اُردو کی تیسری کتاب | ۳/ |
| اُردو کی چوتھی کتاب | ۴/ |
| رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا | ۱/ |
| رومن اُردو کی پہلی کتاب | ۲/ |
| رومن اُردو کی دوسری کتاب | ۳/ |
| زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی | ۳/ |
| گورمکھی قاعدہ | ۳ پائی |

## کیٹی کیزم

| | |
|---|---|
| دینی سوال و جواب | ۶ پائی |
| پنجابی اُردو حروف | ″ ″ |
| دینی سوال و جواب رومن اُردو | ۶ پائی |
| ″ ″ گورمکھی | ″ |

## سوالات

| | |
|---|---|
| سوالات متی کی انجیل پر | ۱/ |
| ″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی | ۱/ |
| ″ ″ لوقا کی انجیل پر | ۱/ |
| ″ ″ یوحنا کی انجیل پر | ۱/ |

## مسیحیوں کے واسطے

| | |
|---|---|
| تواریخ کلیسیا | ۸/ |
| حل مشکلات حصہ اوّل | ۶/ |
| تحقیق بائبل | ۴/ |
| طالبان حق | ۹/ |
| تواریخ بائبل | ۸/ |
| حیات مسیح | ۱۲/ |
| مسیح کا نمونہ | ۸/ |
| مسیح کے خاص دوست | ۸/ |
| کشف الحقایق | ۴/ |
| راہ زندگی | ۱۲/ |
| موازنہ مذاہب رومن | ۸/ |
| مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/ | ۱۲/ |
| القاب مسیح | ۱۴/ |
| بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟ | ۴/ |
| روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات | ۴/ |

## متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲/ + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵/
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸/ + طریق دعا ۴/
ابن حور اُردو ۸/ + طلائی شمعدان ۴/
طیطس یا رفیق صلیب ۸/ + روح سے معمور زندگی ۴/

# نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین



## گلدستہ اخبار

ایمپیریل ریلیف فنڈ کی بنگال شاخ نے دو ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ چیریٹیبل سوسائٹی کو اس لئے دیا ہے کہ سوائے مسیحیوں کے اُن سب لوگوں کی امداد میں خرچ کرے جو یورپین جنگ کے اثر میں کسی نہ کسی طور پر آگئے ہیں۔

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمن اور آسٹروی مال کی بجائے موجودہ دستکاری ہی کو ترقی دیجائے

اعلان کردیا گیا ہے کہ سرجیمس ولکاکس صاحب انڈین آرمی کا پس کی کمان کرتے ہیں۔ اس میں لاہور اور میرٹھ ڈویژن بھی شامل ہیں۔

اعلان کردیا گیا ہے کہ گورمکھی اخبار شمشیر خالصہ جو کیلیفورنیا کے شہر سٹاکٹن میں شایع ہوتا تھا ۱۹۱۰ء کے پریس ایکٹ کے مطابق بند ہوگیا ہے۔

خام یا پختہ جیوٹ یورپین اور بحر میڈیٹرینین اور بحر اسود پر بھیجنا بند ہوگیا ہے۔ مگر سلطنت متحدہ۔ روس (ماسوائے بحر بالٹک کے بندرگاہوں کے) فرانس۔ ہسپانیہ اور پرتگال میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔

۲۶ اکتوبر لندن۔ لل کے جنوب اور مغرب میں جرمن کے سخت حملے بے اثر کردیئے گئے اور جرمن پسپا ہوگئے۔

۲۶ اکتوبر لندن۔ ایک فرانسیسی طیارہ نے ایک ٹوب مشین کا انیس کے مشرق میں کل تعاقب کیا اور اُس کو نیچے اتار لیا۔ اُس کا ملاح اور مشین بہادری کے تمغوں سے آراستہ تھے۔

گورنمنٹ ہائی سکول گجرات کے طلبا اور مدرسین نے ایک جلسہ کرکے ۲۰۵ روپیہ ۸ ر ۹ پائی جنگی فنڈ کے لئے چندہ کیا۔ وہاں کے ہیڈ ماسٹر نے انکم ٹیکس کاٹ کر ۱۰۵ روپیہ ۱۲ ر چندہ دیا۔

سب سے پہلے اسی سال ہنگو ہین کرشت میں آنے اور وہاں کے مندروں کے تیرتھ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور بہت سے ہنگو ہین بڑے بڑے نذرانہ لیکر دلائی لامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ اتحادیوں کا مقام اب نہایت تشفی بخش ہے۔ جنگ دائمی اور تند ہے۔ مگر ہم بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ بہت سے سپاہی اسیر کرلئے گئے۔ ہمارے دستوں میں سے ایک نے جرمن کی دو توپیں لے لی ہیں۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ پیٹروگرید۔ روسیوں نے لودز کو پھر لے لیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وارسا کے مغرب میں اسی میل تک ملک اب روس کے قبضہ میں آگیا۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ ایک فرانسیسی جہاز جو بورو سے ہاور کو جا رہا تھا ایک بحری کان سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ ۲۵ ہزار بلجیمی پناہگیر وں کو جو اس پر سوار تھے کھاڑی کی ایک ڈاک کشتی نے بچا کر فاکسٹون میں پہونچا دیا۔ ۲۰ کے قریب غرق ہوگئے۔

# تار برقیات

۲۷ اکتوبر لندن کہ ۵۰ بلجی سپاہیوں کے سوائے باقی سب بل اور آرس کے ذاری تھے۔ جب یہ ڈاک کی کشتی بچے ہوؤں کو لیکر روانہ ہوئی تو جہاز ابھی تیر رہا تھا اور جہاز کی سواریاں جو بچ رہی تھیں اُس کے کناروں کے ساتھ لٹک رہی تھیں یہ معلوم نہیں کہ جہاز کان سے ٹکرا گیا تھا یا کسی تارپیڈو کا مارا ہوا تھا۔ بعد کی خبر ہے کہ اس کا بائلر پھٹ گیا تھا۔ ڈاک کشتی نے اُن کو چالیس منٹ کے اندر ساحل پر پہونچا دیا۔

۱۳ اکتوبر واشنگٹن۔ صوبجات متحدہ امریکہ کے محکمہ جہاز رانی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تین جنگی جہاز فوراً بننے شروع ہو جاویں جن میں سے ہر ایک کا وزن ۳۲۰۰۰ ٹن ہوگا اور اُن کی رفتار فی گھنٹہ ۲۱ ناٹ ہوگی۔ اور ہر ایک میں بارہ بارہ توپیں چودہ چودہ انچ کی رکھی جائینگی۔

۲۶ اکتوبر واشنگٹن۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ عظمے نے یقین دلا دیا ہے کہ امریکن کپاس کی باربرداری میں کسی قسم کا دخل نہ دیا جائیگا۔ اور وہ ممنوعہ تجارت قرار نہ دی جائے گی۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ جنوبی افریقہ کی بغاوت میں کرنل مارٹز کو پوری پوری شکست ہوئی اور وہ خود بھی زخمی ہو گیا۔ اور جرمن علاقہ میں بھاگ گیا۔

مہاراجہ بھرت پور اور نواب رومن پور جنگ پر جانے کے لئے تیار ہیں۔

۲۶ اکتوبر لندن۔ ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ کل اتحادیوں کی فوج کا ہراول نیو پورٹ اور ڈکسمیوڈ کے درمیانی خطوط کے ساتھ ساتھ قائم رہا۔ جرمن جو کہ دریائے یسیر سے عبور کر گئے تھے اب آگے بڑھ نہیں سکتے۔

ہمارا خط مدافعہ اب لاہسی کے مغرب میں ارمنٹائرس اور لِل کے درمیان پیرس اور رولرس کے درمیان ہے۔ اور منس سے ایپس کے مشرق تک اور جنوب کی جانب بدستور سابق گزشتہ چند ایام کی جنگ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بہت ہی نقصان ہوا ہی۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ نیو پورٹ پر سختی سے گولہ باری کی گئی ہے اور جرمنوں کی کوششیں اس ہراول پر جو کہ نیو پورٹ سے ڈکسمیوڈ تک ہے۔ لگاتار ہوتی رہیں۔ مگر کوئی ظاہری نتیجہ اُن سے برآمد نہیں ہوا لابسے اور دریائے سومے کے درمیان جو ہراول ہے۔ آبس پر بھی سخت سخت حملے رات کے وقت ہوتے رہے۔ مگر سارے حملوں میں جرمن پسپا ہی کر دیے گئے۔ باقی ماندہ ہراول پر کوئی خاص وقوعہ ظہور میں نہیں آیا

۲۷ اکتوبر۔ ایک بلجمی سرکاری خبر ہے کہ سنیچر کی بہ نسبت اتوار کو حالت بہتر تھی۔ اتوار کے روز دریائے یسیر پر اہل بلجیم کے پیر اکھڑ گئے اور ۱½ میل تک پسپا کر دیئے گئے تھے مگر اسی وقت سے اتحادیوں کی فوج پہنچ جانے کے سبب سے وہاں کے مختلف مقاموں پر وہ دشمن کے ساتھ پھر الجھ پڑے دو دنوں کے عرصہ کی جنگ میں بلجیوں کے دس ہزار قتل اور زخمی ہوئے۔ مگر جرمنوں کا نقصان اُن سے بھی زیادہ تھا۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ رَوے اور ارگونے کے درمیان کوئی قابل ذکر واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ ماسوائے اس کے کہ اتحادی فوج سانین کے شمال مغرب میں اور علاقہ کراون میں تھوڑا سا آگے بڑھ گئی ہے۔

میوز کی بلندیوں پر گولہ باری ہوتی رہی ہمارا توپ خانہ جو وو ورمیں ہے وہ تھیاڈ کورٹ مونسو۔ نکسرس۔ وائنول کی سڑک پر جو سینٹ میہل کے ساتھ ربط و ضبط کے خطوط میں سے ایک ہے اُس پر قابض ہے۔

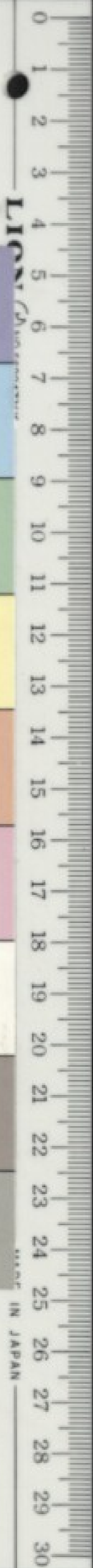
کہا جاتا ہے کہ کل ایک ساری کی ساری جرمن پیدل پلٹن کلاڈو کے شمال کے بیں ارگوں میں تباہ ہوگئی۔

۲۶ اکتوبر لندن۔ پیرس کے ایک سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کے شمال میں اور بلجیم میں دشمن کے نقصان کی زیادتی اس امر سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ ایک متحدہ ڈویژن کی آثناء روانگی میں محدود سی جگہ کے اندر اُن کے پندرہ ہزار کشتوں کی لاشیں پڑی ہوئی پائی گئیں۔ اتحادیوں نے ایک ہی حملہ میں ۲ سپاہی پکڑ لئے۔

اندور کے مہاراجہ ہلکر نے پچاس ہزار روپیہ جنگ میں استعمال کئے جانے کے لئے موٹر کاروں کے واسطے دیا ہے۔

گوالیار کے مہاراجہ سندھیا نے دوربینوں اور کمپاسوں وغیرہ کے لئے پندرہ سو پونڈ دیا ہے۔

---



# ایڈیٹوریل نوٹس

## مسیحی مذہب میں تجسم الٰہی

گذشتہ ہفتہ ہم نے مختصر طور پر از روئے ہندو دھرم یہ دکھلایا ہے کہ پرمیشور اوتار یا تجسم الٰہی کی صرف کس قدر ضرورت محسوس ہوئی اور کس غرض سے اور کہ خدا نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اوتار دھارا۔ اب ہم اختصاراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کرشٹو دھرم میں بھی ویسے ہی تجسم الٰہی کی ضرورت اور غرض بتائی گئی ہے اور وہ تجسم اور اس کی غرض مسیح میں جو ہندوؤں کے پرجاپتی یا کاریہ برہم کے مطابق ہے۔ کیسے اعلےٰ اور مکمل طور پر ظہور اور عمل میں آیا۔ یوں ہندو مذہب مسیح تک پہونچانے کو ایک استاد ہے۔ وہ اشارہ اور یہ مشارٌ الیہ ہے۔ وہ تصویر اور یہ اصل ہے۔

کلام الٰہی کے تمام واقعات اور تعلیمات اور پیشینگوئیوں کا مرکز یہ ہے کہ خدا گنہگاروں کو بچانے کے لئے دنیا میں آیا یعنی انسانی شکل میں مجسم ہوا اور سوائے گناہ کے ہر بات میں ہم سا بنا۔ مولا آدمی بن آیا۔ تجسم الٰہی وہ مرکز ہے جس کے گرد ہر ایک شے گردش کرتی ہے۔ تاوقتیکہ وہ تمام باتیں پوری اور مشرح نہ ہو جاویں۔ یا بلفظ دیگر تمام خلقت اور اس کے افعال اور ضروریات اور سامانوں کا جو اس حق تعالےٰ نے اس عالم میں مہیا کر دیئے ہیں۔ ایک خاص اور وسیع نظام شمسی ہی جس کا مرکزی آفتاب وہی آفتاب صداقت یا تجسم الٰہی کا سورج ہے۔ یہ سارا دینی اور دنیاوی نظام اسی تجسم الٰہی کا دور ہے۔ انبیا کے پیغامات اور زبور نویسوں کے مزامیر اور مقدس غزلیات۔ انبیا اور رسل کی تعلیمات۔ اور تمام مذہبی ریت و رسوم اب اسی خدائے مجسم کے گرد اپنی اپنی حیثیت اور مرتبہ میں بربط نوازی اور زمزمہ پردازی کر رہی ہیں۔ ان تمام امور کا مجمع مسیح کا تجسم ہوتا ہے۔

یہ امر بھی راست اور مسلم ہے۔ کہ اسی الٰہی تجسم سے نکلی ہوئی بعد کی تمام تحریکات اور ترقیات دنیا میں جاری ہیں۔ اور ان سے انسان ہدایات اور روحانی اطمینان اور وہ سچا علم پاتا ہے۔ جس سے انسان اپنے خالق کی صورت پر پھر از سر نو بنتا جاتا ہے۔ انجیل کی تمام تاریخ کا تعلق اور دارومدار مسیح کی آمد پر ہے یعنی اس کے تجسم اور کام اور پیغام سے ہے نئے عہد نامہ کے خطوط کا سارا انحصار اسی تجسم الٰہی کی حقیقت اور ضرورت اور اہمیت پر ہی ہے۔ حتیٰ کہ بائبل کی آخری کتاب کا نام بھی نہایت موزونیت کے ساتھ "یسوع مسیح کا مکاشفہ" ہے۔

## بائبل میں تجسم الٰہی

بائبل میں اگر ہم غور سے دیکھیں تو وہی دو مقاصد تجسم الٰہی کے پاتے ہیں جو ہندو دھرم میں مذکور ہوئے ہیں اور اپنی اغراض مختلفہ کے لحاظ سے وہ بھی کئی طرح کے ہیں۔ پہلا تجسم شخصیت کا ہے یا بہ الفاظ دیگر اقنومیت کا جس کا بیان اس طرح پر آیا ہے کہ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں"۔ (یوحنا ۱:۱ و ۲) یہاں ابتدا سے مراد وہ ازلیت نہیں ہے۔ جس میں کہ خدا ازل سے ازل تک موجود ہے بلکہ اس سے مطلب خلقت کی ابتدا ہے۔ یا وہ ابتدا جبکہ خدا نے عالم بنانے چاہے۔ خدا میں کلام پیدا ہوا جو پرجاپتی یا برہما کی صورت میں بعد میں مجسم ہوا۔ مگر عین اسی وقت جبکہ کلام اس برہم کے چت میں اُپجا۔ اور اسی زمانہ اور تجسم کا ذکر پولس رسول ان الفاظ میں کرتا ہے۔ کہ "وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اس میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں" (کلسیوں ۱:۱۵) یہاں سے خدا کا تجسم اول اور اس کی غرض نمایاں ہے۔ خدا پہلے نادیدنی ہے مگر جب اس کا تجسم اول ہوا تو وہ "مولود" کہلایا۔ اور "خدا کی صورت" بنا اور خدا کا وہی کلمہ ہے۔ جس کے وسیلہ سے اس نے عالم پیدا کئے۔ "وہ اس کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے" (عبرانی ۱:۳) ڈاکٹر ہور صاحب فقرہ تحت اللفظ کا نیا ترجمہ ہندی میں یوں کرتے ہیں "وہ تو اس کے تیج کا پرکاش اور اس کے تتو کی مانو چھاپ ہے"۔ وہ پرماتما تو برہم ہے۔ اور کاریہ برہم یعنی مسیح "اس کے تیج کا پرکاش اور اس کے تتو کی مانو چھاپ ہے"۔ یہ اس کے پہلے اوتار کا سوکشم رتانت ہے اور جس کی غرض یہ تھی کہ اس کے ذریعہ سے سرشٹی کی اتپتی کرے۔ ہندو شروتی اور سمرتی اور مسیحی بائبل دونوں کا معا اور اس کا ظہور یکساں ہے۔ اس کا دوسرا تجسم وہ معلوم ہوتا ہے۔ جو توریت سے پہلے کے بزرگوں کے سامنے ہوتا رہا۔ وہ اوتار بار بار ہوا اور بار بار ابراہام اضحاق اور یعقوب کو دکھائی دیا اُن سے باتیں کیں اور جس جس غرض سے اوتار ہو کر آیا وہ پوری کیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اوتار اس تتو برہم کا "اندیکھے خدا" کا نہ تھا۔ بلکہ اس کے پہلے آتمک یا روحانی اوتار یا دوسرے الفاظ میں شخصیت

یا اقنومیت کا انسانی اوتار تھا۔ جو اس وقت کے اُن مقاصد کے لئے ہی موزوں تھا جن کے پورا کرنے کے لئے وہ آیا تھا اور جن کو مکمل کرکے وہ پھر واپس چلا گیا۔ انہیں اوتاروں کی بابت عبرانی ۱:۱ میں لکھا ہے کہ "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بطرح نبیوں کی معرفت (یا (جیساکہ یونانی میں ہے نبیوں میں) کلام کیا۔ اگرچہ اس طرح بطرح میں اور طریقے بھی شامل ہیں۔ مثلاً علانیہ آواز سے یا خواب کے ذریعہ یا الہام کے وسیلے تو بھی اس میں وہ طریق بھی شامل ہے۔ جس سے کہ خدا نے ابرہام اضحاق اور یعقوب سے کلام کیا یعنی مجسم ہو کر۔ اور تیسرا اوتار وہ ہے جس کا ذکر عبرانی ۱:۲ میں آیا ہے کہ "اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ جسے اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا۔ اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے" اور پھر یوحنا رسول (یوحنا کی انجیل ۱:۱۴) کہتا ہے کہ "اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ الغرض بائبل میں تین قسم کے تجسم الٰہی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یعنی اوّل اقنومیت کا تجسم۔ دوم بار بار انسانی صورت میں آنے کا تجسم۔ سوم۔ گناہ آلودہ جسم کی صورت میں"۔

## پادری وارث الدین صاحب کا خط

گورنمنٹ سے وفادارانہ ہمدردی کے اظہار کی صلاح اور سرکار دولتمدار کی خدمت والا میں ایک عرضداشت۔

جنگ یورپ کے باعث بہت شہروں کے لوگوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں اپنی ہمدردی اور خلوص دلی کو طرح بطرح ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ جملہ راجاؤں اور نوابوں نے اپنی فوجیں اور رسالے امراء اور رؤسا نے اپنے روپیہ اور اپنی آمدنیاں گورنمنٹ کے قدموں تلے رکھدی ہیں۔

ہندوستان کے مسیحیوں کی طرف سے کئی دفعہ اس امر کی آرزو ظاہر ہوئی ہے کہ اگر سرکار دیسی مسیحیوں کی بھی ایک رجمنٹ تیار کرے۔ تو عین رعایا پروری اور عدل گستری ہو۔ اب چونکہ ایسا موقعہ درپیش ہے کہ ہم اپنی سرکار نامدار کو اپنی وفاداری اور جاں نثاری کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ لہٰذا نہایت مناسب ہے کہ اس وقت ہندوستانی مسیحی تمام مسیحی گاؤں قصبوں اور شہروں میں جلسے قائم کرکے گورنمنٹ کے ساتھ اپنی ہمدردی اور عقیدت اور ارادت کے ریزولیوشن پاس کریں اور سرکار دولتمدار سے درخواست کریں کہ ہندی مسیحیوں کی رجمنٹ تیار کرے اور جو مسیحی شہروں میں ہیں اُن کی والنٹیر فوج بنائے اُس کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔ اُن کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرکے پرائیویٹ سکرٹری اور ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کریں۔ اُمید ہے کہ کلیسیا کے ہندوستانی پاسبان اور صاحب فہم اور نکتہ رس صاحبان جو دیہات میں کام کرتے ہیں اور دیگر بارسوخ مہربان جو سینوں میں مسیحی دل اور دل میں مسیحی درد رکھتے ہیں اس مناسب موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینگے۔

"من از ہمدردی آنچہ گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانائے ہشیارے"

وارث الدین از پتوکے

(منقول از مسیحی تجلی)

## پنجاب میں پیدائش و اموات

سینیٹری کمشنر (کمشنر حفظ صحت) رپورٹ دیتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء میں پنجاب کے ۳۸ بڑے شہروں میں جو میونسپلٹی کے متعلق ہیں ۱۲۳۶ پیدائشیں درج رجسٹر ہوئیں۔ (۶۶۱ مذکر ۵۷۵ مؤنث) یہ کل آبادی کا ۳۴ فی ہزار ہے اور ۸۹۵ اموات وقوع میں آئیں اور درج رجسٹر ہوئیں (۴۵۷ مذکر ۴۳۸ مؤنث) یہ کل آبادی کا ۳۹ فی ہزار ہے۔ تین سب سے بڑے شہروں میں تعداد اموات یہ ہے۔ لاہور میں ۳۵ بالمقابل گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی ۱۳۹ اموات کے۔ امرتسر میں ۳۸ بالمقابل ۴۸ کے ملتان میں ۵۵ بالمقابل ۲۳ کے۔ طاعون سے راولپنڈی میں ۲ گوجرانوالہ میں ۲ اور جالندھر۔ لودیانہ۔ گجرات ملتان ہر ایک میں ایک ایک۔ ہیضہ سے جھجھر میں ایک اور راولپنڈی میں ایک فوت ہوا



**شمالی مالابار** میں ٹیلچری کے بارہ سو تیاؤں نے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے کہ ہماری ایک رجمنٹ بھرتی کیجاوے جو جنگ میں کام دے سکے۔





## اڈیٹر المسلم اور مسلمان

آج کل مسٹر وھر مپال اڈیٹر المسلم لودیانہ نے سلسلہ المسلم کو چند ماہ سے شائع کرکے محمدی دنیا میں ایک گونہ تہلکہ مچا دیا ہے۔ عام مسلمانوں کی وہ خوب خبرے رہے ہیں۔ ایسا کہ مسلمانوں کو چھٹی کا دود ھیاد آجائیگا۔ مسٹر ممدوح کا اصل منشا یہ ہے کہ جس طرح آمد کا کا بجز آریہ سماج پر کارگر ہوا ہے۔ اسی طرح "المسلم" کا وار مسلمانوں کا سر پھوڑے گا۔ آپ نے اسی سلسلہ میں اپنے آپ کو "مسلمان" کے بجائے "مسلم" کہنا اور لکھنا شروع کیا ہے اور کہتے ہیں کہ "جو لوگ اپنے آپ کو قرآن مجید کی موجودگی میں حنفی۔ شافعی۔ اہلحدیث وغیرہ کہتے ہیں۔ وہ تو بدعتی ہیں ہی۔ ہاں جو لوگ اپنے آپ کو "مسلمان" کہتے ہیں وہ بھی بدعتی ہیں۔ بنا برین میں اپنے ساتھ حنبلی۔ شافعی حنفی۔ شیعہ۔ اہلحدیث وغیرہ کا دم چھلا لگا کر بدعتی بننے کی بجائے آپ کو مسلمان نہیں بلکہ مسلم کہتا اور لکھتا ہوں۔ اس لئے کہ جس کلام پاک کو میں اپنی دینی کتاب مانتا ہوں اُس نے مجھے یہی سبق دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو مسلم ہی کہوں اور مسلم ہی لکھوں"۔

اس مختصر اقتباس پر غور کرنے سے یہ باتیں صادر ہوتی ہیں

(۱) کہ تمام دنیا کے مسلمان بدعتی ہیں ہم نہیں جانتے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے یا نہیں۔ اور نہ ہی ہماری نظروں سے کسی مسلمان بھائی کا جواب اس امر میں ابھی تک گذرا ہی ہے۔ اگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس نا قابل برداشت فتوے کا جواب نہیں دیا اور نہ ہی دے سکتے ہیں اور اس وجہ سے خاموشی اختیار کی ہے وہ تو اَلخاموشی نیم رضا کے مصداق ہیں۔

(۲) جس بنا پر ان پر یہ فتوے لگایا گیا ہے۔ وہ اڈیٹر صاحب کے نزدیک خود قرآن شریف ہے اور ہے بھی دراصل یوں ہی۔ کیونکہ الفاظ حنفی۔ شافعی وغیرہ اور اسی طرح مسلمان کا لفظ بھی قرآن شریف میں ندارد۔ یہ تمام الفاظ وقتی دم چھلا ہیں اور اختراعات ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو امید ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس راز کی بھی عقدہ کشائی کرکے اپنے اوپر سے اس فتوے کو ٹال دینے کی کوشش کرینگے۔

(۳) اس اقتباس سے تیسری بات جو صادر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن شریف ہمارے ہمعصر کی "دینی کتاب" ہے وہ آپ کی نظر میں "کلام پاک" ہے۔ شاید اس فقرہ سے اور مذہب کی کتابیں تا حال مستثنیٰ ہیں اور وہ ہمارے دوست کی نظروں میں آپ کی "دینی کتاب" اور "کلام پاک" نہیں ہیں۔ ریشنلسٹ ہوتے ہوئے آپکا یہ فرمانا کچھ نا موزوں سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں بہت سی ایسی باتیں موجود ہیں جو سبھی مقدس کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور بہت سی باتیں قرآن شریف میں ایسی مندرج ہیں جو امید ہے ہمارے معزز ہمعصر کی ریشنلزم ان کو برداشت نہیں کر سکتی مگر مجموعی طور پر بلا استثنا کسی خاص بات کے سارے کا سارا قرآن مجید کیا آپ "دینی کتاب" اور "کلام پاک" ماننے اور کہنے پر مستعد ہو سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا وجہ ہو اور اگر ہاں تو قرآن شریف ہی کو اِس امر میں کیا خصوصیت ہے؟

---

## مسلمان اور مسلم

رسالہ المسلم لودیانہ کے اڈیٹر مسٹر وھرمپال بی۔ اے نے جو پہلے دیانندی رہ چکے ہیں۔ اور اب اس فرقہ کو خیرباد کہکر سلسلہ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں اور اپنے آپ کو مسلم پاریشنلسٹ اور اپنے مذہب کو اسلام یا ریشنلزم کہتے ہیں مفصلہ ذیل دو سوال امرتسر کے اڈیٹر اہلحدیث کے پاس شائع ہونے کے لئے بھیجے تھے جو معہ جواب شائع ہوگئے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے ناظرین میں سے بعض کی نظروں سے گذرے بھی ہونگے مگر ہم پھر اپنے سارے ناظرین کی دلچسپی اور واقفیت کے لئے یہاں بھی درج کرتے ہیں۔

"اوّل۔ مسلمان کس زبان کا لفظ ہے۔ کیا قرآن مجید میں یا کسی معتبر حدیث میں مسلمان کا لفظ آیا ہے یا نہیں؟

دوئم۔ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے مسلمان کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ اگر کرتے تھے؟ تو ثبوت درکار ہے۔ . . ." یہ سوال انہوں نے اس لئے کئے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم اور مسلمانوں کو بدعتی قرار دیتے ہیں ازروئے قرآن جیسا کہ اوپر کے نوٹ میں درج ہو چکا ہے۔ ان پر اہلحدیث امرتسر کا جواب بھی بڑا مزیدار اور آپ کی جدت پسند اور ظریف نگاہ طبیعت کا ثبوت ہے آپ کا جواب یہ ہے۔

"اصل سوال کا جواب تو آسان ہے۔ مگر آپ کی اس تحریر سے جو ہمیں حیرت بلکہ الفاظ دیگر مسرت ہوئی کہ آپ اب اسلام میں ایسے پکے ہو گئے ہیں۔ کہ اُن سب فرقوں پر بدعتی کا فتوے لگاتے ہیں جن کے آپ کا کوئی مخلص اگر یہ کہے تو بجا ہے

خدا تیرا ہے کافر دراز سن تو کرے
جفا کرے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

کچھ شک نہیں کہ لفظ مسلمان فارسی میں مستعمل ہے۔ اصل میں عربی لفظ مسلم کو بزیادتی الف نون اہل فارس نے مسلمان بنا لیا چونکہ ہندوستان میں اسلام اہل فارس کے ذریعہ آیا ہے اسلئے

نام (مسلمان) بھی انہی کا تجویز کردہ مروج ہوگیا ہے۔ ورنہ اصل میں مسلم ہے"۔

لیجئے جناب! اب تو مسٹر دھرمپال نے جو فتوے مسلمانوں پر لگایا تھا اُسکی تصدیق ہوگئی اور تصدیق بھی اہلحدیث سے نہ کہ اہل قرآن سے اور اہل قرآن یعنی مسٹر دھرمپال سے تو تصدیق پہلے ہی ہوگئی

---

**اس پر ایک لطیفہ** } اہلحدیث نے مذکورہ بالا جواب دے کر اس پر ایک لطیفہ بھی سنا دیا ہے۔ جو در اصل ہی لطیفہ جس سے اس لفظ کثیفہ پر تصدیق ہوتی ہے جس کی مثال قرآن شریف میں بھی معدوم ہے اور وہ یہ ہے۔

"لطیفہ۔ عربی قاعدہ سے مسلمان تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اہل فارس نے اس لفظ کو جب لیا ہوگا تو ان دنوں اہل اسلام عموماً متاہل (میاں بیوی) مسلمان ہوتے ہونگے۔ اور میاں بیوی چونکہ ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے اُنھوں نے تثنیہ کا صیغہ واحد پر بھی بولنا شروع کردیا۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کی بیوی مسلمہ نہ ہو وہ مسلمان نہ کہلائے چاہے غازی محمود ہو یا دھرمپال۔ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ ممکن ہے آپ کے خلاف ہو"۔ لیجئے! ایک شخص کو مسلمان کہنا درست نہیں۔

---

**ہندوستان کی بحری تجارت** } ہندوستان کی بحری تجارت کے متعلق ایک بیان سے جو حال ہی میں تعداد و شمار کے ڈائرکٹر نے شایع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ ستمبر میں مقابل میں ۱۹۱۳ء کے اسی مہینے کے جو کمی واقعہ ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ پارچات روئی ۳۱۴ لاکھ روپیہ (۳۱۴۰۰۰۰۰ روپیہ) اونی پارچات ۷۴ لاکھ روپیہ۔ ریشمی مال ۱۷ لاکھ روپیہ ملبوسات ۱۴ لاکھ روپیہ فلزی سامان ۱۸ لاکھ روپیہ۔ مشینیں اور کلدار چکیاں وغیرہ ۳۱ لاکھ روپیہ۔ ریلوے سامان ۲۷ لاکھ روپیہ پیتل کانسی وغیرہ کے برتن اور چاقو چھری وغیرہ ۱۹ لاکھ روپیہ بیش قیمتی پتھر ۴ لاکھ روپیہ۔ شیشے کے برتن اور دیگر سامان ۴ لاکھ روپیہ۔ رنگ ۱۱ لاکھ روپیہ۔ کھانڈ ۸۲ لاکھ روپیہ اور اکل و شرب کی اشیا میں ۱۲ لاکھ روپیہ کا گھاٹا ہوا۔ ہندوستان سے جو مال باہر جاتا ہے۔ اُس میں چاول ۶۶ لاکھ روپیہ گندم ۷۹ لاکھ روپیہ چارہ ۵۷ لاکھ روپیہ۔ خام اور پختہ چمڑے ۷۹ لاکھ روپیہ۔ بیج ۱۲۲ لاکھ روپیہ (۱۲۲۰۰۰۰۰ روپیہ) افیون ۳۱ لاکھ روپیہ۔ کپاس ۵۰ لاکھ روپیہ روئی ۶۲ لاکھ روپیہ جیوٹ خام ۲۴۹ لاکھ روپیہ اور جیوٹ پختہ ۱۱۶ لاکھ روپیہ کا گھاٹا آیا۔

---

**روٹی کا عجیب و غریب استعمال** } ایک امریکن اخبار کے بیان کے مطابق ممالک شام۔ عرب ترکستان اور دریائے دجلہ و فرات کی وادی کے باشندے ہندوستانیوں یا اہل یورپ کی مثل گول گول روٹیاں یا ڈبل روٹیاں نہیں بناتے۔ بلکہ اُسکی چدریں بناتے ہیں جنکا عرض ۴ انچہ اور طول ۸۰ انچہ ہوتا ہے۔ اور وہاں کے باشندے اُن کا وہی استعمال کرتے ہیں جو امریکہ کے انڈینس صنوبر کی چھال کا کرتے ہیں۔ مثلاً اگر آفتاب کی تمازت یا بارش سے بچنے کے لئے اُن کو سائبان کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ روٹی ہی کو کھولکر بانس پر ڈالکر اوڑھ لیتے ہیں۔ اور اگر اس روٹی پر بادام روغن یا بھیڑ کی چربی چپڑی ہوئی ہو تو وہ واٹر پروف کا کام دیتا ہے۔

ساتھ ہی اُس کے یہ بھی ایک عجیب نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کرنل گھوڑوں کے سوار یا شتر سوار سفر کرتے ہوئے بارش میں آجاتے ہیں تو روٹی کی یہی چدر وہ سب اپنے اوپر اوڑھ لیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُس چدر میں سے اِدھر اُدھر سے ٹکڑے توڑ توڑ کر کھاتے بھی جاتے ہیں۔ یہ روٹی دیو گندم کے آٹے میں کشمش یا منقہ کا لعاب آمیز کرکے بنائی جاتی ہے جو کھانے میں مزیدار ہوتی ہے اور اُس میں سے شہد کی سی ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے اہل عرب اپنی ان روٹی کی چدروں کو کمل کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جس طرح کمل سے جسم کی حرارت اندر ہی رہتی اور سردی جسم کو نہیں لگتی۔ اسی طرح یہ روٹی کی چدر بھی ہے۔ یہ چدر ایسی نظر آتی ہے۔ جیسے کہ مرگ چھالہ۔ گاجور کی انجنیئر ٹرنس سائبیرین ریلوے پر کام کیا کرتے تھے۔ وہ اس روٹی کی چدر کا اس سے بھی بہتر استعمال کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ روٹی کے کئی ایک ٹکڑوں کو اُبال کر روٹی کی تہ بنایا کرتے اور اُس روٹی کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ لیا کرتے تھے۔ اس طرح وہ اُن سے وہ تھیلے بنا لیا کرتے تھے جنھیں پہنکر بڑے آرام سے وہ سویا کرتے تھے۔

ترکی دہقان اس اُتھلی روٹی کو بطور کھڑکیوں میں لگانے کے شیشوں کے استعمال کرتے ہیں۔ اور بازاروں میں دوکاندار اس کے سینگ نما پڑے بناکر اُس میں ترکی مصری کی ڈلیاں سپاریاں یا مصری کی ڈلیاں رکھا کرتے ہیں۔ اور لوگ مول لے کر وہ کھایا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ روٹی کی ان چدروں

میں یا سپورس کے پھلوں کا شیرہ بھی ڈالکر پینے کے کام میں آتی ہیں۔ جیسے کوئی رس گلاس میں ڈالکر پیتے ہیں۔ مگر کوئی گرم عرق اس میں ٹھہر نہیں سکتا خواہ وہ بادام روغن سے ہی چپڑی ہوئی کیوں نہ ہو۔ یہ روٹی جلد بندی کے کام میں بھی مستعمل ہوتی ہے۔

---

### اتحاد ثلاثہ کیوں اور کس طرح ہوا۔

بسمارک جو سلطنت جرمنی کا جد امجد تھا وہی اتحاد ثلاثہ کا بھی جد امجد تھا۔ اس نے کوشش کی کہ اس اتحاد میں روس کو بھی شامل کر کے اتحاد اربعہ قائم کرے۔ اور قدرے ظاہری کامیابی اس کام میں اس نے حاصل بھی کر لی۔ جرمن سلطنت کی طرح یہ اتحاد ثلاثہ بھی فرانسیسی جرمن جنگ ہی سے پیدا ہوا ہے۔ بسمارک جرمن کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ فرانس اس شکست کا انتقام لینے کی تجویزیں کر رہا ہے جو ۱۸۷۰ء میں اس کو جرمنی سے ملی۔ اس لئے وہ کوشش کرتا رہا کہ فرانس کسی اتحاد میں شامل نہ ہو جائے۔ اس لئے اس نے اس کو الگ تھلگ ہی رکھا۔ اس کی پہلی تحریک ۱۸۷۹ء میں تھی۔ جبکہ جرمن اور آسٹریا کے درمیان اتحاد قائم ہو گیا۔ مگر بسمارک کو اس سے تشفی نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اور زیادہ ممبران اس اتحاد میں شریک ہو جائیں اور یہ اتحاد زیادہ مضبوط ہو۔ اس کام کے لئے اس کو بہت ہی جلد موقعہ مل گیا۔ فرانس نے افریقہ میں اٹلی کو دھمکیاں دیں اور اٹلی نے اپنی حفاظت اور بہبودی کی خاطر ۱۸۸۱ء میں آسٹریا اور جرمنی کے ساتھ اتحاد میں شامل ہونا تسلیم کر لیا۔ یوں اتحاد ثلاثہ کا جنم ہوا۔ ان معاہدوں کے ذریعہ سے یہ تین قومیں اپنے بچاؤ کی خاطر نہ کہ چڑھائی کی خاطر ایک دوسرے کی مدد کر سکتی تھیں۔ جب بلغاریہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہوئی تو آسٹریا نے چاہا کہ اس اتحاد سے نفع اٹھائے۔ مگر بسمارک نے فوراً اس کام کو یہ کہکر بند کر دیا کہ "سارا بلغاریہ بھی جرمن کے ایک سپاہی کی ہڈیوں کی قیمت کا نہیں ہے"۔

بسمارک ہر طرح سے کوشش کرتا رہا کہ کسی طرح روس بھی اس اتحاد میں شامل ہو جائے۔ چنانچہ وہ آخر کار کامیاب بھی ہو گیا۔ مگر بلقانی ریاستوں میں جو چھوٹی چھوٹی موسمی سخت لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ ان میں سے ایک میں ۱۸۸۷ء میں روس اس اتحاد سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کے بعد حتی الوسع فوراً ہی فرانس اور روس کا سمجھوتہ ہو گیا۔ اور چند ہی برسوں میں روسی فرانسیسی معاہدہ مرتب ہو گیا۔ ۱۸۹۰ء میں بسمارک کی طاقت زائل ہو گئی۔ اس لئے اس اتحاد کی کوئی کامیاب مخالفت نہ ہو سکی۔

مگر اتحاد ثلاثہ اپنے حریف اتحاد مثنیٰ کی بہ نسبت اور بھی زیادہ زور آور اور مضبوط ہو گیا۔ فرانس نے انگلستان سے درخواستیں کیں۔ فرانس نے اس وعدہ کے عوض میں کہ انگلستان کو مصر میں پوری آزادی ملے گی۔ انگلستان نے وہی حقوق فرانس کو مراکو میں دیدیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دونوں طاقتیں آپس میں دلی دوست بن گئیں اور یوں اتحاد ثلاثہ وجود میں آگیا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ یورپ میں اتحاد ثلاثہ کے خلاف طاقت کی مساوی الوزنیت قائم رکھی جائے اور اگر ضرورت ہو تو موخر الذکر کے کسی حملہ آور جنگی عمل کو روکا جائے +

### بھوک برکت ہے

لیکن اگر خوراک موجود نہ ہو تو وہی بھوک لعنت کا باعث ہو جاتی ہے۔ جس طرح طبعی طور پر جسم کے حق میں مذکورہ بالا حقیقت درست ہے اسی طرح وہ روح کے حق میں بھی صادق آتی ہے۔ روح کی بھوک روح کے لئے برکت کا باعث ہے۔ کیونکہ انسان کی روحانی زندگی کی خاطر روحانی خوراک بھی مہیا ہے۔ ورنہ وہی بھوک اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ مگر انسان کو یہ روحانی بھوک لگنی کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اسی واسطے خداوند مسیح نے اپنے پہاڑی وعظ میں فرمایا ہے۔ کہ مبارک وہ ہیں جو راستبازی کے بھوکے ہیں اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ کئے جائینگے۔ خداوند مسیح کے سامنے جو مسائل در پیش تھے ان میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ لوگ بھوکے نہیں ہوتے۔ جب مسیح نے گلیل کی جھیل کے کنارے روٹیاں توڑیں تو وہ جوق جوق اس کے گرد جمع ہوئے۔ لیکن جب دوسرے دن مسیح نے زندگی کی روٹی کا ذکر کیا تو وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ مسیح کی ساری زمینی خدمات کا یہی منشا تھا کہ لوگوں میں یہ روحانی بھوک پیدا ہو اور اس بھوک کے دفیعہ کا سامان مہیا کر دے۔ تاکہ جو بھوکا اس روٹی کو کھائے تا بحیات بھوکا نہ ہو۔ یہ ہی اس کی پہلی فکر تھی۔ جب اس نے جھولے کے مارے ہوئے کو اچھا کیا تو پہلے یہ کہا "تیرے گناہ معاف ہوئے" اور بعد ازاں وہ برکت اس کو دی جو مسیح کی نظروں میں تو کمتر درجہ کی تھی۔ مگر لوگوں کی نظروں میں سب سے بڑھکر تھی یعنی یہ "کہ اپنی چارپائی اٹھا اور چل پھر"۔ اب ہر کوئی خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر بہت سی روحانی برکتیں مسیح افسوس کے ساتھ ان لوگوں سے روکے رکھتا ہے

جو راستبازی کے بھوکے نہیں ہوتے مگر صرف جسمانی چیزوں کی بھوک اُن میں ہوتی ہے۔

---

## خُدا کے ساتھ چلنا

دنیا میں ایسی ایسی زندگیاں گذر چکی ہیں جو معمولی زمینی زندگیوں کی عام سطح سے جن کو دنیاوی آنکھیں دیکھ اور جسمانی احساس محسوس کر سکتے ہیں۔ گذر کر اُس عالم میں پہونچی ہوئی معلوم دیتی ہیں۔ جہاں جسمانی حواس یا ادراک کا گذر نہیں ہو سکتا۔ اسی زندگی کے بارے میں پولوس رسول کہتا ہے کہ تم زندہ خط ہیں جن کو سارے آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں۔ وہ پہاڑ کی اُس برف سے ڈھنپی ہوئی چوٹیوں کی مانند ہیں جن پر بادلوں نے سایہ کیا ہو جن میں سے اُن چوٹیوں کی عظمت اور خوبصورتی کا نظارہ کبھی کبھی اُس وقت آجاتا ہے۔ جب بادل اُن پر سے اُٹھ جاتے اور مطلع بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے ایسی زندگیوں کے بہتر حصے عوام الناس کی نظروں سے محجوب رہتے ہیں کیونکہ اُنکا اصلی مسکن وہاں ہے۔ جہاں انسانی احساس اور ادراک کی رسائی نہیں ہے۔ اسی قسم کی زندگی حنوک کی تھی جس کی بابت لکھا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ یعنی اُس کا مسلک اور مسکن خدا کی حضوری تھی۔

پیارو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم خدا کیساتھ ایسے طور پر چلیں جو حنوک کے چلنے سے بھی بلند و بالا ہو۔ جو کچھ اُس کی نظروں میں دھندلا اور محض خیالی سا معلوم ہوتا تھا وہ ہماری نظروں میں کھلا اور بے پردہ ہے کہ خدا آدمیوں کے ساتھ جیتا پھرتا رہا مسیح کے ذریعہ سے ایسے حقیقی اور عجیب طور پر ہماری زندگیوں میں آگیا اُس کی نظیر تمام انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور اُس نے انسانی تاریخ کے کل سلسلہ کو بالکل بدل دیا بہتوں کے سامنے اُس کی زندگی ایسی پُر اسرار اور حسین تھی کہ وہ اُس کو کچھ بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور اب بھی ایسی ہی حالت ہے۔ حواس اور عقل کے بادل اُس کی زندگی کو انسان کی نظروں سے مخفی کر دیتے ہیں۔ مگر ہماری نظروں میں وہ حقیقی زندگی نظر آتی ہے جو واقعی خوبصورت اور پسندیدہ اور بالکل تقلید کے لائق ہے۔ اُس کی زندگی آنسوؤں اور دکھوں میں سے ہو کر گذری تھی۔ اُس نے وہ راہ بنفس نفیس خود طے کی تھی۔ کیونکہ کوئی اِس قابل نہ تھا۔ بلکہ اُس کا پیارا شاگرد بھی اس قابل نہ تھا کہ اُس کا ساتھ دیتا۔ مگر کیا ہم اُس کے ساتھ چل سکتے ہیں؟ کیا ہم زمینی چیزوں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں کہ وہ ہم کو نہ الجھائیں۔ اور اس راہ میں چلنے سے وہ ہمیں نہ روکیں؟

---

## ہندوستان میں مسیحیت

سر اینڈرو فریزر صاحب نے حال ہی میں انگریزی اخبار "نائینٹینتھ سنچری اینڈ آفٹر" میں ہندوستان میں مسیحیت پر ایک مضمون لکھا ہے اس میں اُنہوں نے بتایا ہے کہ گذشتہ دس برسوں میں ہندوستان کے اندر مسیحیوں کی آبادی ۴½ ملین (ملین ۱۰۰۰۰۰۰) ہے اور اُن کی بڑھتی ۳۵ فی صدی ہوئی ہے۔ اس زیادتی کے وہ دو تین اسباب بیان کرتے ہیں پہلے کہ اُن کی معاش و رہائش سب سے اعلےٰ ہے۔ دوسرے صغر سنی کی شادی اُن میں نہیں ہے۔ تیسرے شادی بیوگان کی اُن میں اجازت ہے۔ مگر اصل سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ بہت مسیحی ہوتے رہے ہیں۔ اگرچہ اکثر لوگ نیچ ذاتوں میں سے مشرف بہ مسیحیت ہوئے ہیں۔ تو بھی مسیحی خیالات کا اثر واحد خدا کی بابت دن بدن بڑھتے ہوئے میلان اور کتاب مقدس کی تعلیمات کے اصولوں سے واقفیت عامہ کے ذریعہ تعلیم یافتہ لوگوں پر بہت ہی پڑ رہا ہے۔ سر اینڈرو فریزر صاحب یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں پر اس امر کی بڑی ذمہ داری ہے کہ بہت سے لوگوں کو مسیحی کرکے مسیحیت کو حقیر نہ بنایا جائے۔ دوسرے کہ پنجاب بمبئی اور صوبجات متوسط کے ادنے ذاتوں کے لوگ انسانیت کے ادنے نمونہ کے نہیں ہیں۔ اور کہ اگر ان کو مناسب تعلیم دی جاوے تو وہ ذی مرتبت دیہاتی اور کامیاب زراعت پیشہ بن سکتے ہیں۔ تیسرے مشنوں کو لازم نہیں کہ نو مرید مسیحیوں کے سامنے مغربی بیرق رکھیں اور کہ ایسی باتوں سے اجتناب کرتے رہیں جن سے کہ ہندوستانی مسیحی اخلاق سے گر جاویں۔

---

## چاء کا عالمگیر استعمال

دنیا میں جسقدر بوٹیاں نوش کیجاتی ہیں اُن میں سے چاء کا نمبر سب سے اول ہے اخبار انگلشمین کہتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑے چاء نوش ممالک روس آسٹریلیا اور انگلستان ہیں اہل روس ہر وقت چاء پیتے رہتے ہیں آسٹریلیا کے باشندے ہر کھانے سے پہلے اور ساتھ اور بعد میں چاء پیا کرتے ہیں اور باقی اوقات میں بھی بر چاء پیتے رہتے ہیں۔ غالباً چاء اور کافی کی ہاضم خاصیت وہ باعث ہے جس سے چاء نوشی کا رواج عام ہو گیا ہے۔ چین سے لیکر پیرو تک انسان کسی نہ کسی قسم کی بوٹی پیا ہی کرتے ہیں اور چاء کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی بوٹیاں ہیں جو دنیا کے بعض ممالک میں پینے کے قابل سمجھی جاتی ہیں اور مستعمل ہوتی ہیں مثلاً ہندوستان میں بھنگ

# مراسلات

## سوتا ہوا مسیح

"مگر جب کشتی چلی جاتی تھی تو وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خطرے میں تھے۔ لوقا ۸: ۲۳

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا خداوند دن بھر کام کرتا اور تعلیم دیتا رہا۔ جب شام ہوئی تو اپنے شاگردوں سے کہا کہ "آؤ پار چلیں" (مرقس ۴: ۳۵) خداوند تھکا ہوا تھا۔ سو جب وہ کشتی پر چڑھ گئے تو غالباً انہوں نے خداوند سے درخواست کی آپ آرام کیجئے۔ ہم آپ ہی کشتی چلا لیجاوینگے۔ اتنے میں کسی شاگرد نے کشتی کے پیچھے کی طرف اُس کے لئے ایک گدی بھی بچھا دی اور وہ اُس پر لیٹ کر سو گیا۔ شاگردوں میں کئی مچھوے تھے۔ اور وہ اُس جھیل میں پہلے بھی کشتی چلاتے تھے سو انہوں نے کوئی خطرہ نہ دیکھا۔ شاید پطرس جو اُن میں اگوا تھا مانجھی بنکر کشتی کی پتوار پکڑ کر بیٹھ گیا اور زبدی کے دونوں بیٹے یعقوب اور یوحنا جو مضبوط جوان تھے کشتی کے ڈانڈ پکڑ کر کھینچنے لگے اور اور شاگرد ادھر اُدھر کی بات چیت میں دل بہلاتے رہے۔ اُن کے ساتھ اور بھی کشتیاں تھیں (مرقس ۴: ۳۵) سو وہ بے خوف و خطر اُن کے ہمراہ جھیل کو عبور کرنے چلے۔ مگر وہ کچھ ہی دور گئے تھے کہ بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک لگیں۔ کہ کشتی پانی سے بھری جاتی تھی (مرقس ۴: ۳۷) پطرس نے اپنی پتوار کو بڑے زور سے تھاما ہوگا کہ کشتی کو سیدھی رکھے۔ مگر کشتی پتوار کے بس میں نہ رہی۔ یعقوب اور یوحنا نے بڑے زور کیساتھ ڈانڈ مارے ہونگے کہ کشتی لہروں کے اوپر سے گذر جاوے مگر اُن کا بس نہ چلا اور اور شاگردوں نے بھی کھینچو پکڑ کے بہتیری کوششیں کیں۔ مگر اُن کی ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔ جب کشتی ڈوبنے لگی تو انہوں نے لاچار ہو کر خداوند کو جگایا اور کہا کہ "صاحب صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ جب اُس نے اُٹھکر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور وہ دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا۔ (لوقا ۸: ۲۴) اب تو کشتی سلامتی سے پار پہونچی۔ پیارے بھائیو اور بہنوں اس بیان میں ہمارے لئے کونسی نصیحتیں ہیں۔ آؤ آج ہم تھوڑی دیر کے لئے ان پر غور کریں۔

(۱) ہمارے پاس بھی ایک کشتی ہے۔ اور ہم کو بھی ایک جھیل یا سمندر عبور کرنا ہے۔ ہم میں ایک ایک کی زندگی ایک ایک کشتی ہے۔ اس دنیا کی جھیل میں چھوڑی ہوئی ہے۔ اس جھیل کو عبور کر کے ہمیں دوسری طرف پہونچنا ہے۔ اُن کے ساتھ اور بھی کشتیاں تھیں۔ ہمارے ساتھ بھی بہت سی کشتیاں ہیں۔ ہم بہتوں نے ایک ہی ساتھ زندگی شروع کی۔ مگر زندگی کے آخر میں وہ کشتیاں نظر نہیں آتیں۔ کوئی کسی طرف بھٹک گئی اور کوئی کسی طرف۔

(۲) ان کشتیوں میں سے فقط ایک میں خداوند موجود تھا باقی کشتیاں یسوع کے بغیر ہی جھیل میں چل رہی تھیں۔ میرے پیارے بھائی پیاری بہن کیا تمھاری کشتی میں خداوند موجود ہو کیا تم نے یسوع کو لے کر اس دنیا کے سمندر میں اپنا سفر شروع کیا ہے؟ اگر مسیح تمہاری زندگی میں ہے تو تم مبارک ہو۔ مگر افسوس ہے کہ کتنے لوگ جو اپنے کو مسیحی کہتے ہیں۔ اُن کی زندگی میں مسیح نہیں وہ دنیا کو اپنی زندگی کے تخت پر بٹھلا کر اس کو ایک خوبصورت دیوی تصور کر کے پوجتے ہیں۔ کیا تمھاری زندگی تو ایسی نہیں؟

نہ فقط شخصی زندگی میں بلکہ بہت جگہوں میں مسیحیوں کی خاندانی اور جماعتی زندگی میں بھی مسیح نظر نہیں آتا۔ کتنے خاندان ہیں جہاں خاندانی دعا تک نہیں ہوتی کتنی جماعتیں ہیں جہاں آپس کی بات چیت اور برتاؤ میں مسیحی اصولوں کی پیروی نہیں کی جاتی۔ جیسے غیر مسیحی مسیح کے بغیر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ویسے یہ مسیحی بھی مسیح کے بغیر زندگی بسر کرتے ہیں کیا تمھاری شخصی خاندانی جماعتی زندگی میں مسیح ہے؟

(۳) اگرچہ شاگردوں کی کشتی میں مسیح تھا۔ مگر انہوں نے اُسے سُلا رکھا تھا۔ کیا ہم میں سے بہتیروں کی زندگی میں مسیح سوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ جب باہر کے لوگ ہمیں دیکھتے تو کیا ہم میں زندہ اور جاگتے ہوئے مسیح کو دیکھتے ہیں؟ اگر مسیح ہماری زندگی میں جاگتا ہوا ہوتا تو ہماری زندگی کی صورت اور ہی کچھ نظر آتی۔ مسیح ہماری زندگی میں حرکت کرتا۔ ہماری نیت میں۔ سوچ میں۔ ارادہ میں فعل میں مسیح کی تحریک دکھلائی دیتی۔ مسیح کی پاکیزگی مسیح کی محبت۔ مسیح کی خود نثاری۔ اور مسیح کا جلال ہماری زندگی سے نمایاں ہوتا۔

(۴) شاگردوں نے مسیح کو تو سلا دیا۔

اور آپ اپنی کشتی کھینے گے۔ اس میں کچھ
شک نہیں کہ مسیح تھکا ہوا تھا۔ مگر وہ جو کہ
اپنی بھوک پیاس اور تھکان کو بھول کر سامریہ
کے کنوئیں پر ایک عورت کو زندگی کے پانی کا
بھید بتا سکتا تھا۔ وہ جو رات رات دعا میں
گزار دیا کرتا تھا۔ بھلا شام کی ٹھنڈی ہوا میں
کشتی پر بیٹھ کر اس وسیع جھیل میں اُن کی
رہنمائی نہیں کر سکتا؟ اُن کو زندگی کی باتیں
نہیں سنا سکتا تھا؟ لیکن شاگردوں نے اُس
کی حاجت محسوس نہ کی اُنہوں نے سمجھا کہ آپ ہی
اس کشتی کو پار پہونچانے کے قابل ہیں۔ جب
اُنہوں نے اپنی قابلیت پر بھروسہ کیا اور اس
کشتی میں مسیح کے کرنے کے لئے کچھ کام نہیں رکھا
بلکہ مسیح کے لئے گدا بچھا دیا تو وہ سو گیا۔
کیا ہم بھی اسی طرح نہیں کرتے؟ کیا ہم بھی نہیں
سمجھتے کہ ہم آپ ہی اپنی زندگی کی کشتی کو
اس دنیا کے سمندر میں سے چلائے جاویں گے؟
شاگردوں کی کشتی کی پتوار شاید پطرس کے ہاتھ
میں تھی۔ کاش کہ وہ پتوار مسیح کے ہاتھ میں
ہوتی۔ دیکھو گزشتہ کلیسا کو۔ مسیح کے عوض
پطرس کو پتوار پکڑا دینے سے برباد ہو گئے پیارے
بھائی تمہاری زندگی کی کشتی کی پتوار کس
کے ہاتھ میں ہے؟ پطرس کے ہاتھ میں یا تمہارے
اپنے ہاتھ میں؟ یا مسیح کے ہاتھ میں؟ شاید ہم
رومن کیتھلک نہیں۔ اور ہم نے پطرس کو اپنی
زندگی کی پتوار نہیں پکڑوائی ہے۔ مگر کیا ہم نے
مسیح کو اپنی پتوار پکڑا دی ہے؟ اگر پکڑا دی
ہوتی تو ہم مسیح کے چلانے سے چلتے۔ وہ
ہمیں جدھر سے لے جاتا ہم اُدھر ہی سے جاتے
سچ بات تو یہ ہے کہ ہم اپنی پتوار اپنے ہاتھ
میں رکھتے ہیں۔ ہماری زندگی کی رہنمائی ہم
آپ ہی کرتے ہیں۔

(۵) مسیح کو سلا دینے اور اپنے ہاتھ میں پتوار
رکھنے کا نتیجہ کیا ہوا؟ آندھی اور طوفان سے کشتی
ڈوبنے لگی۔ ہم جب زندگی شروع کرتے ہیں تو
سمجھتے ہیں کہ ہمارے سامنے پانی ساکت ہے۔
نہیں کچھ خوف وخطر نہ ہوگا۔ ہم آرام سے اپنی
کشتی کو پار لے جاویں گے۔ مگر بندرگاہ سے چھوٹنے
کی دیر کہ ہیں بڑے بڑے طوفان درپیش آتے
ہیں۔ جوانی کی خواہشیں آزمائشیں کیسا سخت
طوفان برپا کرتی ہیں۔ کون اپنی کشتی کو اس طوفان
میں سے صحیح وسلامت نکال لے جا سکتا ہے؟
کتنی کشتیاں خوبصورت سے خوبصورت اس
طوفان میں غرق ہو گئیں۔ میرے جوان بھائی
بہنوں مسیح کو اپنی پتوار پکڑا دو۔ بغیر مسیح کے تم اس
طوفان سے ہرگز نہیں نکل سکو گے۔ چاہے تم
یونیورسٹی سے اعلےٰ ترین ڈگری یا لیاقت حاصل
کر لو۔ تمہاری ڈگری یا لیاقت تم کو بچا نہیں سکتی
فقط یسوع جسے آسمان وزمین کا کل اختیار دیا
گیا جو ہوا اور پانی کو حکم دیتا ہے اور وہ اُس کی
مانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری طوفان سے کشتی نکال
سکتا ہے۔ کیا وہ تمہاری زندگی کی کشتی میں ہے؟
کیا تم نے اُسکو اپنی پتوار پکڑوا دی؟

نہ فقط جوانی کی آزمائشیں طوفان
کی طرح اس کشتی کو غرق کرنا چاہتی ہیں۔ بلکہ بڑھاپے
کی فکریں۔ بیماری اور مفلسی کے عذاب طرح
طرح کے رنج اور غم اور زندگی کے بے شمار
حادثات اس کشتی پر طوفان کی طرح ٹکراتے
ہیں۔ آخری دشمن موت بھی ایک سخت طوفان
ہے۔ پس اس زندگی کے کل ایام آندھی اور
طوفان سے گھرے ہوتے ہیں۔ بغیر یسوع مسیح
کے ہم اپنی کشتی کو آپ پار نہیں لگا سکتے ہیں۔

نہ فقط شخصی زندگی کشتی ہے۔ بلکہ قومی اور
کلیسیائی زندگی بھی کشتی ہے۔ آج کے دن یورپ
میں جس طوفان میں قومیں غوطہ کھا رہی ہیں اُس کا
سبب کیا ہے؟ جو اُن کی قومی زندگی کی کشتی میں مسیح
نہیں ہے۔ اسی لئے بھائی بھائی کے خون
میں غسل کر رہے ہیں۔ ہم میں سے وہ جو ہندوستانی
مسیحیوں کی ایک قوم بنانی چاہتے ہیں اس بات
سے نصیحت لیں۔ مسیح کو اس قومی کشتی کی پتوار
پکڑا دو۔

کتنی دفعہ ہم کلیسیا کے انتظام کے لئے سیشن
پریسبٹری سنڈ۔ کانفرنس وغیرہ وغیرہ
میں بیٹھ جاتے ہیں۔ رائے پر رائے پیش
ہوتی ہیں اور قرار پاتی ہیں۔ بہت گرمجوشی کیساتھ
بحث کرتے ہیں۔ مگر اگر سچ کہا جاوے۔ تو عموماً
ان بحثوں میں ہم آپ ہی کلیسیا کی پتوار پکڑنا چاہتے
ہیں۔ گویا مسیح کلیسیا میں سو رہا ہے۔ اور ہم
جو پادری لوگ ہیں ہم ہی کلیسیا کے ہادی ہیں
جدھر چاہیں کلیسیا کو چلالیں۔

(۶) اس وقت بے شک مسیح سو رہا
تھا۔ کیونکہ اس کے پاس ایک مادی جسم تھا۔
جو سونے کی حاجت رکھتا تھا۔ مگر اب تو وہ
جلالی صورت میں جی اُٹھا ہے۔ وہ اپنے اس
جلالی وجود میں ہم میں سکونت کرتا ہے۔ پس
اس وقت ہم اس کو سوتا ہوا مسیح تصور
نہیں کر سکتے۔ وہ کہتا ہے دیکھ میں دروازے
پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز
سنکر دروازہ کھولیگا تو میں اُس کے پاس
اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤنگا۔ اور







وہ میرے ساتھ جو غالب آوے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤنگا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ (مکاشفہ ۳: ۲۰-۲۱)۔ مسیح بیٹھنے کے لئے اندر نہیں آنا چاہتا۔ بلکہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کے لئے ہم کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھانے کیلئے ہمارے اندر آنا چاہتا ہے۔ بس ضرور نہیں کہ ہماری زندگی کی کشتی میں سوتا ہوا مسیح نظر آئے۔

(۷) ہم کس طرح زندہ جاگتے اور جلالی مسیح کو اپنی زندگی میں محسوس کر سکتے ہیں۔

ا- ایمان سے مسیح کو پکڑ لو۔ ایمان مسیح کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق پیدا کرتا ہے۔ ایمان وہ روحانی حِس ہے۔ جس سے ہم اپنے تئیں مسیح میں پیوستہ محسوس کرتے ہیں۔ "تم مجھ میں قایم رہو اور میں تم میں" (یوحنا ۱۵: ۴)

ب- مسیح سے بات چیت کرو جب وہ زندہ اور جاگتا مسیح ہے۔ اور تم میں بستا ہے (کلسیوں ۱: ۲۹) تو وہ ضرور تم سے بولیگا۔ اور تم بھی اس سے بولو گے۔ اپنا دُکھ درد اور آزمائشیں اُس سے بیان کروگے۔ اسی کا نام عبادتی زندگی ہے کسی خاص جگہ پر گھٹنا ٹیکنے یا جھک کر سجدہ کرنیکا نام عبادت نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی میں مسیح کی حضوری محسوس کر کے اُس کے ساتھ بات چیت کرتے رہنا حقیقی عبادت ہے۔

س- اپنے کو مسیح کے سپرد کردو۔ اپنی زندگی کی کشتی اسی کے حوالہ کردو۔ زندگی کی ساری کلیں اور سارے پُرزے اُس کے ہاتھ میں ہوں۔ وہ جیسا چلادے ویسا چلو۔ وہ مانجھی ہے اور پتوار پکڑے تو وہ تمہیں طوفان میں سے گذار کر کے پار پہونچا دے گا۔ کیا تم راضی ہو؟

راقم:-

پادری بی بی رائے

سہارنپور۔

---

## سیالکوٹ کنونشن

عام مضمون جس پر کہ امسال دوران کنونشن میں درس دیئے گئے تھے یہ تھا

کلیسیا۔ اس کا رشتہ مسیح کے ساتھ اور اُس کی ذمہ داری دنیا کے لئے

---

مضمون کے پہلے حصّہ میں پروفیسر لیھول صاحب گوجرانوالہ نے بڑی خوبی کے ساتھ ظاہر کیا کہ کلیسیا کا مسیح کے ساتھ وہی رشتہ ہے جو بنی آدم کا آدم کے ساتھ ہے۔ اور ڈالی کا درخت کے ساتھ ہے۔ اور عمارت کا اس کی بنیاد کیساتھ اور جورو کا شوہر کے ساتھ ہے۔ کلیسیا خدا کی کھیتی اور عمارت ہے۔ ۱ قرنتی ۳: ۹۔ کلیسیا خدا کا مسکن ہے۔ افسی ۲: ۲۲ کلیسیا خدا کا گھر ہے ۱ تمطاؤس ۳: ۱۵ ہم اس کا گھر ہیں۔ عبرانی ۳: ۶ ہم خدا کی ہیکل ہیں ۱ قرنتی ۳: ۱۶ اور کلیسیا حق کا ستون ہے اور خدا کا شہر ہے۔ عبرانی ۱۲: ۲۲ اس کلیسیا کی بنیاد جو کہ خدا کا گھر۔ کھیتی۔ مسکن اور شہر قرار دی گئی ہے۔ صرف مسیح ہے ۱ قرنتی ۳: ۱۱ کسی قسم کی حکمت۔ فلاسفی اس کلیسیا کی بنیاد نہیں ہو سکتی سوائے ہمارے خداوند مسیح کے جو کہ ہماری اکیلی۔ خوبصورت۔ اونچی اور مضبوط چٹان ہے۔ زبور ۱۸: ۲ و ۳۱۔

۲ بہت دفعہ کلیسیا کی بنیاد روپے یا عزت یا اور کوئی حکمت اور فلاسفی قرار دی جاتی ہے۔ اس پر کلیسیا بنائی جاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ بنیاد ہل گئی تو کلیسیا بھی ٹوٹ گئی لیکن اگر کلیسیا کی بنیاد مسیح ہووے تو وہ نہ ہلیگی۔ مسیح ہمارا زندہ پتھر ہے۔ ۱ پطرس ۲: ۴ وہ آزمایا ہوا مضبوط مہنگ مولا اور کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ یسعیاہ ۲۸: ۱۶ وہ چنا ہوا پتھر ہے ۱ پطرس ۲: ۴ اب اگر اس مہنگ مولے مضبوط آزمائے ہوئے چنے ہوئے پتھر کے علاوہ اور کسی پتھر یا چیز پر کلیسیا کی بنیاد ہووے تو وہ ہرگز قایم نہ رہے گی بہت دفعہ دیہات اور شہر دونوں جگہوں میں کلیسیائیں اس بنیادی پتھر کے سوا اور بنیادوں پر بنائی جاتی ہیں اور اُن کا انجام ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔

کون اس گھر۔ مسکن۔ ہیکل میں رہیگا کیا خدا نے اس لئے یہ بنائی ہے کہ اس میں مورتیں۔ خرابیاں۔ دشمن رہیں۔ اور کہ ہم اُس کو چوروں کا کھوہ بنا دیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن اگر یہ رہیں تو مسیح نہیں رہیگا۔ یا تو مسیح رہیگا یا خرابی۔ مسیح رہیگا یا دنیا۔

مسیح اس کلیسیا کی عمارت میں کونے کا پتھر ہے۔ جس سے مراد ہے کہ وہ ایک کرتا ہے۔ دوئی کو مٹاتا ہے۔ امیر اور غریب جاہل اور عالم اونچ اور نیچ کو ایک کرتا ہے۔ سب فرق دُور کرتا ہے۔

کلیسیا سچائی کا ستون اور حق کی بنیاد ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم حق کی محافظت

گرہیں اس میں کوئی املادی نہ ہونے دیں۔
کلام اسبات سے بھرا ہوا ہے کہ
مسیح کلیسا کا دولہا ہے۔ اور کلیسیا اس
کی دلہن ہے۔ اور کہ جو پاک اور محبت بیوی
اور شوہر کے درمیان ہے۔ وہ کلیسیا اور مسیح
کے درمیان ہے۔ اگر کلیسیا سوائے مسیح کے
اور کسی چیز کو زیادہ پیار کرتی ہے تو وہ
لائق بیوی نہیں ہے۔ مسیح نے اس کلیسا کی
خاطر اپنا بیش قیمت خون بہایا اور اس کو
داموں سے خریدا اور جو کچھ ہو سکتا تھا اس
کے لئے کیا۔ اگر باوجود ان سب باتوں کے
کلیسیا مسیح کو اور کلیسیا کا ایک ایک جزو اس
کو مناسب پیار اور عزت نہ دیوے تو مسیح
کا دل ٹوٹیگا

الراقم:۔
بی سیموئیل۔

## اشتہار



# شعر وسخن

## غزل

مر مر کے جیا کرتے ہیں ہم شام سحر روز
اک رنگ نرالا ہمیں آتا ہے نظر روز

کیا تاب ہے ابلیس مرا سامنا کرے
دیتا ہے مسیحا مجھے سامان ظفر روز

منقوش نظر میں ہے مرے نقش صلیبی
دنیا سے کیا کرتا ہوں اکثر میں سفر روز

سایہ ہے مرے سر پہ سدا بال ہما کا
خادم نہ کیوں در کے ہوں سحر جن و بشر روز

نظروں میں ہے مری عالم بالا کا تماشا
رہتا ہے مرے عرش بریں زیر نظر روز

اٹھتا ہوں دم صبح تو یاد آتی ہے تیری
لاتی ہے نیا مژدہ جاں بخش سحر روز۔

یاد غم میں جیسے ہیں کیا کرتے ہیں زاری
برساتے ہیں ہم آنکھوں سے اپنی یوں گوہر روز

دریا ہے رسا تیری طبیعت کا یہ سیلاب
لاتا ہے جو ساحل پہ مضامیں کے گوہر روز

## دیگر

ابر غفلت کا اٹھا چرچہ صداقت کا ہوا
چادر ظلمت اٹھی اور نور کا تڑکا ہوا

اس قدر ہو آتش عشق مسیحا شعلہ زن
قبر میں دل ہمارا جائیگا جلتا ہوا۔

صبح خنداں سے وہ جا پہونچا شگفتہ کلیاں
جسکی آنکھوں سے نہاں تیرا رخ زیبا ہوا۔

ابر رحمت سے مسیح پاک کے اے مومنو
آج میرا نامہ اعمال ہے دھویا ہوا

کس کو دنیا میں رسا دائم رہا عز و وقار
آسماں کا سر زمیں پر شام کو نیچا ہوا

راقم:۔
رسا (بریلوی)

# نئی کتابیں

**ہندمیں سنڈے سکول** من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ١٢٠ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیربچونکوتعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

**انجیل برنباس** } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ٢٠٠ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری گین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ١٢ار +

**خاندانی فرائض** } ١٢٠ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ١٢ار رومن ۵ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر کو رہائش کا گھر رکھے اورکسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

**جغرافیہ بائیبل** } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹرننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طورپر استعمال ہونی چاہئے۔ ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

**مسیح کی تعلیم** } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہیٹنگلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ١٢ار یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

**دائی گری** من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو نگار فارسی ۴ر +

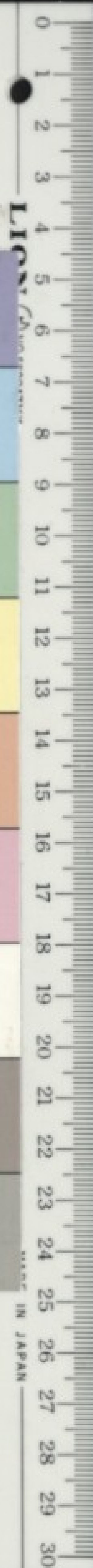
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالونمیں ٹیکسٹ بک کے طورپر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھرمیں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

**ہدایت تیمارداران** } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد پہنچاوے لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

**صحت جسمی** } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہلیتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان مشنری اور دھیسی پر لے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے مینداپرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(١) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (٢) کیوں ہم ہوائی نہیں۔ (٣) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (٦) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے۔ (٧) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کرسکتے ہیں۔ (٨) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (٩) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (١٠) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (١١) صاف خون۔ (١٢) خوراک کی بناوٹ۔ (١٣) قسم قسم کے کھانے۔ (١۴) تیلی خوراکیں۔ (١۵) ہدایت خوراک پر۔ (١٦) چمڑا۔ (١٧) نہانا۔ (١٨) کپڑے پہننا۔ (١٩) بچے اور ورزش۔ (٢٠) دماغی اور کانی ورزش۔ (٢١) گھر اور احاطے۔ (٢٢) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (٢٣) صفائی۔ (٢۴) علیحدہ گھر۔ (٢۵) گاؤں اور قصبے۔ (٢٦) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (٢٧) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (٢٨) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (٢٩) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +



# دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ... ... ہ مہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ... ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ... ہے

## شرح اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سال تمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | سے | صہ | ملے |
| چوتھائی کالم | صہ | ملے | للعہ |
| نصف کالم | ملے | للعہ | عہ ۲۵ |
| پورا کالم | للعہ | عہ ۲۵ | للعہ ۴۰ |
| پورا صفحہ | للعہ ۴۰ | ۶۰ | [illegible] |

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خطوط کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون کا صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

## کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

### تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کا دخانجات

یہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے پنسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ... صہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کشا۔ کرو کونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن کشا لعہ سے ماعہ تک
قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

## مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے جسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے عگر تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

## کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۷۴ء ... رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہ قیمتی پرانا فنڈ ہے۔ جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۳۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اسمیں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں
بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ اپر مال لاہور

## باغِ دِل

### دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی و فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ عہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی معمولی ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے باغِ دل کے پچھلے نمبر ہر فی نمبر لیا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب نے ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برادرز چھپا +